دفتر برائے تعلقات عامہ و میڈیا کو آرڈی نیشن
جامعہ ملیہ اسلامیہ

2 جولائی 2019

پریس ریلیز

قید و بند کی زندگی گذار رہے والدین کے بچے حساسیت سے محروم ہوتے ہیں

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سوشل ورک کی جانب سے کئے گئے مطالعے میں انکشاف

جامعہ ملیہ اسلامیہ کت شعبہ وشل ورک کی جانب سے کئے گئے ایک مطالعہ میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ جو لوگ قید و بند کی مصبتیں جھیل رہے ہوتے ہیں ان کے بچے حساسیت سے محروم ہوتے ہیں، ان کے رشتہ داروں اور اہل خانہ کی جانب سے ان کا استحصال کیا جاتا ہے، بعض کیسوں میں اساتذہ تک ان کیساتھ غلط کاموں میں ملوث پائے گئے ہیں۔

تحقیق کا موضوع تھا'قید و بند میں زندگی گذار رہے افراد کے بچوں کا نفسیاتی و سماجی مطالعہ'یہ سروے چھہ سال سے اٹھارہ سال کے تقریبا 72بچوں کے درمیان کیا گیا۔اس بابت چالس خاندان اور تین تنظیموں سے بھی بات چیت کی گئی جو ایسے معاملات کی دیکھ ریکھ کرتی ہیں۔

یہ تحقیق پروفیسر نیلم سکھرامنی کی قیادت میں ایک ٹیم کی طرف سے کیا گیا جبکہ ڈاکٹر سگنیانی پنیر ٹیم کی پرنسپل انوسٹی گیٹر تھیں۔ ٹیم کے دیگر ارکان شیوانگیگپتا، ناونی گپتا اور شہنشاہ عالم تھے۔ یہ تحقیق انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ (آئی سی ایم آر) سے فنڈ کی معاونت کے ساتھ کیا گیا۔

مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ محافظہ کار کی جانب سے انصاف کے عمل میں الجھاو اورا اقتصادی و سماجی بحران کے سبب بھی ایسا ہوا ہے۔

مطالعہ کے دوران اس بات کا بھی انکشاف ہوا کہ ایسے بچوں کے مابین اسکول بدلنے اور تعلیمی سلسلہ منقطع کردینے کے کیسیز دیکھے گئے۔ ان کے لئے تعلیمی سرگرمیوں کو انتہائی مشکل عمل اور مناسب سرپرستی نہ مل پانے کے سبب متعدد قسم کی پریشانیوں میں مبتلا پایا گیا۔

تحقیق میں انکشاف ہوا کہ مجرموں کے بچوں کو ان کی رشتہ داروں، ساتھیوں اور اساتذہ سے چند استثناء کے ساتھ حساسیت، مذاق اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ایسے بچوں کو قانونی طور پر اپنے والدین سے ملنے کا حق ہے لیکن مطالعہ میں پایا گیا کہ جب انھوں نے قید و بند کی صعوبت جھیل رہے اپنے والدین سے ملاقات اور بات چیت کی کوشش کی تو انھیں متعدد قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا جس میں بے جا جانچ پڑتال اور انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں تک کا قلع قمع کیا گیا۔

مطالعے کے ذریعے اس بات کا بھی علم ہوا کہ ان تمام حالات سے نمٹنے کے لئے کئی تنظیمیں (سرکاری و غیر سرکاری) کام کر رہی ہیں اور وہ ایسے بچوں کو تعاون بہم پہنچانے کے لئے کافی کام کر رہی ہیں جس کے مثبت اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں۔

اس مطالعہ کی بابت تفصیلات جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ سوشل ورک کی جانب سے منعقدہ ورکشاپ میں 27 جون، 2019 کو پیش کیا گیا جس میں بیوروکریٹ، وکیلوں، تعلیم و تحقیق سے جڑے افراد سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

اس ورکشاپ میں دلی کمشنر برائے چائلڈ رائٹس، چائلڈ ویلفیئر کمیٹیوں، دہلی ریاست کے قانونی خدمات اتھارٹی اور قومی انسانی حقوق کمیشن کے ارکان نے شرکت کی۔ خواتین اور بچوں کی ترقی اور محکمہ صحت کے شعبہ کے نمائندوں، دلی حکومت لیگل فرٹانٹی کے ارکان؛ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سوسائٹی، اکیڈمی آف کامرس، دلی یونیورسٹی، نیشنل لاء یونیورسٹی، دہلی اینڈ نینل انسٹی ٹیوٹ آف منٹل ہیلتھ اینڈ نیورو سائنس، بنگلور سے تعلیمی ماہرین۔انڈین ویژن فاؤنڈیشن، کامن ویلتھ ہیومن رائٹ انی شی ایٹیو اور اسی طرح انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ سے وابستہ ارکان نے ورکشاپ میں رکت کی۔

مطالعہ کے نتائج ماہرین کی طرف سے توثیق کیے گیے او ر کہا گھا کہ یہ تحقیق بچوں اور ان کے حقوق کے لئے عمدہ معلومات ہیں۔ ماہرین نے عدلیہ، جیل اور پولیس کے نظام اور قانونی امداد کے ساتھ ساتھ تعلیمی ادارے اور سول

سوسائٹی تنظیموں کے کرداروں کو ایسے معاملات سے نمٹنے میں اصلاحات کی ضرورت ر زور دیا۔ دہلی گورنمنٹ اسکیم کی اصلاحات کی تجویز جس میں ‘مالی امداد، تعلیم اور قید و بند کی مصیبت جھیل رہے والدین کے بچوں کے فلاح و بہبود کے لئے منصوبہ 2014’کی بات کی گئی ہے؛کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔

احمد عظیم
عوامی تعلقات افسراور میڈیا کو آرڈینیٹر
جامعہ ملیہ اسلامیہ،نئی دہلی